

## قرон ملادہ کی پہنچ معروف تفاسیر اور ان کے مؤلفین کا مختصر تعارف

### Introduction to some famous Quranic commentaries of the early three centuries of the Islamic Era and their author's

ڈاکٹر عبدالرحمن<sup>i</sup> عبد الرشید<sup>ii</sup>

#### Abstract

The purpose of this article is to identify some authentic and famous Quranic commentaries (Tafaseer's) of the early three centuries of the Islamic Era (Quroon-E-Salasa) and their auther's.

They include Tafseer-ul-Quran Al-karim (Tafseer-e-Mujahid), Kitab-u-Tafseer(Tafseer-e-Suri),Tafseer Al-Kabir (Tafseer-e-Muqatil bin Sulaiman) ,Tafseer-ul-Quran Al-Azeem(Tafseer-e-Tastari), Tafseer-ul-Quran Al-Aziz(Tafseer-e-Abdur Razaq)and Tafseer-e-Shafei.

To form a holistic approach towards the understanding of the selected Quranic commentaries (Tafaseer's). Most of these tafaseer's are Tafseer-e-Maasoora in which Quranic verses has been explained by other Quranic verses, Hadith and Aqwal-e-Sahaba.

**Key Words:** Quran, Hadith, Commentaries

قرآن کریم اس جہاں میں اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت بے بہا ہے کہ سارا جہاں زمین و آسمان اور اس میں پیدا ہونے والی مخلوقات اس کا بدل نہیں بن سکتی۔ انسان کی سب سے بڑی سعادت اور خوش نصیبی اپنی مقدور بھر قرآن کریم میں اشتغال اور اس کی تعلیمات کو سیکھنا ہے اور سب سے بڑی شقاوت اور بد نصیبی اس سے اعراض اور اسے چھوڑنا ہے۔ اس لئے قرآن کریم کو الفاظ کی صحت کے ساتھ پڑھنا اور جس قدر ممکن ہو اس کی معانی و مطالب اور احکام کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا، ہمارا بینا دی فریضہ ہے۔

i استاذ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، زرگی یونیورسٹی پشاور

ii ایم فل سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، زرگی یونیورسٹی پشاور

الله تعالیٰ نے اپنا کلام اپنے پیارے نبی محمد ﷺ پر نازل فرمایا اور آپ ﷺ کے لئے ایسے سانحیوں کا انتخاب فرمایا جنہوں نے آپ کی دعوت پر خلوص کے ساتھ لبیک کہا اور قرآن کریم کو آنے والے لوگوں تک ایک امانت سمجھ کر پہنچایا، صحابہ کرام کے بعد تابعین کرام اور تبع تابعین اس عظیم امانت کے امین رہے، اس لئے تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا:

خير الناس قرنی ثم الذين يلوهم ثم الذين يلوهم<sup>۱</sup> بہترین دور میرے صحابہ کا ہے، پھر ان کے بعد آنے والے تابعین کا اور پھر جوان کے بعد آئیں گے یعنی تبع تابعین کا۔

قرون ثلاثہ میں قرآن مجید کی مختلف، مختصر مگر جامع تفاسیر لکھی گئی جن میں سے اکثر تفاسیر ما ثورہ ہیں جس میں آیات مبارکہ کی تفسیر قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اقوال صحابہ اور تابعین و تبع تابعین کے آثار کے ساتھ کی گئی ہیں۔ اس دور میں چند ایسی تفاسیر بھی لکھی گئی جن میں مفسرین نے اپنی ذاتی رائے بھی شامل کی ہیں جنہیں "تفاسیر بالرأي" کہا جاتا ہے۔

زیر نظر مقالے میں چند ایسی معروف و مشہور تفاسیر اور ان کی مؤلفین کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو خیر القرون کی طرف منسوب ہیں اور بعد میں آنے والی تفاسیر کے لئے ایک بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔

### تفسیر القرآن الکریم (تفسیر مجاہد)<sup>۲</sup> کے مؤلف کا تعارف نسب و ولادت

آپ کا نام مجاہد بن جبر کی قرشی مخدومی ہے اور کنیت ابو الحجاج ہے۔ آپ ۲۱ھ کو حضرت عمرؓ کی خلافت میں مکہ میں پیدا ہوئے<sup>۲</sup>

زہد و تقویٰ

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ اخلاق سے نوازا تھا، آپ انتہائی تواضع والے تھے، اپنے آپ کو ہمیشہ بھلائی کے مقام پر رکھتے اور آخرت کے لئے عمل خیر کے زیادہ حریص تھے۔

امام اعمشؓ نے فرمایا:

"میں جب بھی مجاہدؓ کو دیکھتا غم زده و پریشان دیکھتا، جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں کہا"عبداللہ ابن عمرؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا"یا عبد اللہ

کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل<sup>3</sup> "اے عبد اللہ دنیا میں ایسے رہو گویا کہ تو ایک اجنبی ہے یا ایک راہگزرا۔"

آپ اپنے ساتھیوں میں بڑے شان والے تھے، سب آپ کو بڑی تدریکی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ مجاہد فرماتے ہیں کہ میں سفر میں عبد اللہ ابن عمرؓ کے ساتھ تھا جب میں سواری پر سوار ہونا چاہتا آپ رکاب پکڑ لیتے اور جب میں سوار ہو جاتا تو آپ میرے کپڑے ٹھیک کرتے۔ جب اس نے محسوس کیا کہ یہ عمل مجھے پسند نہیں آیا تو ابن عمرؓ نے فرمایا: "یا مجاهد انک لضيق الخلق<sup>4</sup>" آپ انگوٹھی نہیں پہنتے تھے اور اپنے بالوں کو خضاب کرنا بھی پسند نہیں فرماتے تھے۔"

آپ کی علمی حیثیت

آپ مفسر ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین قاری، محدث اور فقیہ تھے۔ امام ذہبیؒ نے آپ کے بارے میں فرمایا ہے:

"پوری امت کا آپ کی امامت پر اجماع ہے اور ابن حجر تنخ نے آپ کے بارے میں فرمایا ہے: لان اکون

سمعت من مجاهد احب الى من اهلى ومالي<sup>5</sup>

وقات

آپ نے ۸۲ سال کی عمر میں ۱۰۲ھ کو مکہ میں وفات پائی۔ آپ کی موت سجدے کی  
حالت میں واقع ہوئی۔

## 1. تعارف تفسیر القرآن الکریم (تفسیر مجاہد)

تفسیر القرآن الکریم جو "تفسیر مجاہد" کے نام سے مشہور ہے، قرن اولیٰ کی معروف تفاسیر ما ثورہ میں سے ایک ہے، اس لئے کہ اس تفسیر میں امام مجاہد گی مردی ویات ذکر کی گئی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کبار تابعین میں سے ہیں اور ابن عباسؓ کے شاگرد ہیں۔ امام ابن تیمیہؓ نے فرمایا:

اعلم الناس بالتفصير اهل مكة لانهم اصحاب ابن عباس كمجاهد وعطاء بن ابي رباح وعكرمه

وسعید بن جبیر و طاووس وغيرهم<sup>7</sup>

"لوگوں میں سب سے زیادہ تفسیر کا علم رکھنے والے اہل مکہ ہیں اس لیے کہ وہ اتنے عباسؓ کے شاگرد ہیں جیسے کہ مجاہد بن جبر، عطاء بن ابی رباح، عکرمہؓ، سعید بن جبیرؓ اور طاووسؓ وغیرہ۔"

ان سب حضرات میں زیادہ شہرت مجاہدؒ کو حاصل ہوئی۔

**فضل بن میمون آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:**

"میں نے مجاہدؒ کیوں کہتے ہوئے سننا: عرضت القرآن علی ابن عباس ثلاثین مرہ اتفاق عند کل آیہ منہ واسالہ عنہا فیم نزلت؟ وکیف کانت<sup>8</sup> کہ میں نے قرآن (باتفیر) ابن عباسؓ کو تیس مرتبہ دہرا�ا۔"

**امام ثوریؓ نے فرمایا:**

اذاجاء ک التفسير عن مجاهد فحسبك به<sup>9</sup> "جب مجاہد سے کوئی تفسیر تمہیں پہنچ تو تمہارے لیے یہ کافی ہے۔"

یہی وجہ ہے کہ امام بخاری اور امام شافعی وغیرہ اہل علم حضرات نے آپ کی تفسیر پر اعتماد کیا ہے۔ اس تفسیر کی اکثر روایات عبد الرحمن عن ابراهیم عن آدم عن ورقاء عن ابن ابی نجیح عن مجاهد کی سند سے بیان کی گئی ہیں جس کے سب رجال کو علماء نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ اور اسانید کے ساتھ بھی چند روایات مذکور ہیں<sup>10</sup>۔

تفسیر مجاہدؒ کے محقق ڈاکٹر محمد عبدالسلام ابوالنیل نے تفسیر مجاہد کے مقدمے میں کشف الظنون کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ مجاہدؒ کی تفسیر کے کئی طرق ہیں ایک طریق ابن ابی نجیح کا ہے ایک ابن جرج تھا کا ایک لیٹھ<sup>11</sup> کا۔

محقق مقدمے میں امام مجاہدؒ کی آثار پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہے:

التفسير في رواية عبدالله بن ابي نجیح (م ١٣١ھ) في ٨ كراسات "كـ عبد الله بن ابـ نجـحـ" رواية تفسير مجاہـدـ آـنـجـعـ اـجـزـاعـ پـرـ مشتمـلـ" هـ<sup>12</sup>۔

اس کے باوجود کہ بڑے بڑے علماء نے امام مجاہدؒ کے بلند مرتبت کی گواہی دی ہے لیکن پھر بھی بعض لوگ ان سے روایت نہیں لیتے تھے۔ جیسے کہ ابو بکر بن عیاش نے کہا کہ میں نے اعمش سے کہا:

"کیا وجہ ہے کہ لوگ تفسیر مجاہدؒ سے گریز کرتے ہیں؟ تو اعمش نے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ اہل کتاب سے روایت کرتے تھے۔"

آپ کی تفسیر پر صرف یہی ایک اعتراض آیا ہے اور کبھی کسی نے آپ کے صدق وعدالت پر طعن نہیں کیا۔ اگر یہ اعتراض صحیح ہو تو پھر کبھی یہ ضروری نہیں کہ وہ ان جائز حدود

سے تجاوز کرتے جہاں تک شریعت نے اجازت دی ہے۔ اسلئے کہ وہ "حبرالامم" ابن عباسؓ کے شاگرد ہیں جنہوں نے خود ان لوگوں پر سخت نکیر فرمائی ہیں جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں یا ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ یہ تفسیر ایک جلد پر مشتمل ہے جس پر ڈاکٹر محمد عبدالسلام ابوالنیل نے تحقیق کا کام کیا ہے، دارالفکر الاسلامی، مصر نے ۱۴۱۰ھ میں پہلی مرتبہ اس کو شائع کیا۔

## 2. تفسیر سفیان ثوریؓ کے موافق کا تعارف

### سفیان ثوریؓ کی نسب و ولادت

آپ کا نام ابو عبد اللہ سفیان بن سعید بن مسروق بن موصبہ ثوری ہے۔ ثور بن عبد مناثہ کی نسبت سے ثوری کہا جاتا ہے۔ آپ ایک علمی گھرانے میں ۷۹ھ کو کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کوفہ کے حدیث کے ثقہ علماء میں سے تھے اور آپ کی والدہ اور بہن بھائیوں کا شمار صاحب علم لوگوں میں سے کیا جاتا تھا<sup>14</sup>۔

### سفیان ثوریؓ کی علمی حیثیت

آپ قرآن و حدیث کا وسیع علم رکھنے کے ساتھ اجتہاد اور قیاس میں بھی کافی شهرت رکھتے تھے اور اپنے زمانے کے اکابر مفسرین میں شمار ہوتے تھے۔ آپ خود فرماتے تھے:

سلونى عن المناسك والقرآن فانى بحما عالم<sup>15</sup> " مجھ سے مناسک اور قرآن کے بارے میں پوچھا کرو اس لیے کہ میں ان دونوں کو خوب جانتا ہوں۔"

آپ فقہ کے ائمہ مجتہدین میں سے تھے۔ علماء نے قرآن و حدیث اور تمام علوم شرعیہ میں آپ کی امامت پر اجماع کیا ہے۔ آپ کے بارے میں شعبہؓ، ابن عینہؓ اور ابن معینؓ وغیرہ نے فرمایا ہیں:

سفیان امیر المؤمنین فی الحدیث<sup>16</sup>

آپ اپنے زمانے کے زاہد اور متقدی انسان تھے، تیکی بن بیمان نے آپ کے بارے میں

فرمایا:

ما راینا مثل سفیان الثوری ولا رأی سفیان مثلہ اقبلت الدنيا عليه فصرف وجهه عنها"<sup>17</sup>" ہم نے سفیان ثوری جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ خود سفیان نے اپنا مثل دیکھا، دنیا اس کے سامنے آئی تو اس نے اس سے اپنا چہرہ موڑ لیا۔"

آپ قرآن میں اپنی رائے سے احتراز فرماتے تھے اور صحابہ اور تابعین کی روایات کی اتباع کرتے تھے، اس لیے کہ وہ آپ ﷺ کی یہ حدیث روایت فرماتے تھے:

من قال في القرآن برأيه فليتبوا مقدده من النار<sup>18</sup> " جس نے قرآن میں اپنی رائے سے بات کی وہ اپناٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے۔"

آپ قرآن کی صرف مشکل آیات کی تفسیر بیان فرماتے اس لیے کہ وہ این عبارت سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"قرآن کی تفسیر کے چار طریقے ہیں۔ پہلا وہ تفسیر کہ صرف علماء سے جانتے ہیں۔ دوسرا وہ تفسیر کہ عرب بھی اسے سمجھتے ہیں۔ تیسرا وہ تفسیر کہ ہر کوئی اس کو سمجھتا ہے۔ چوتھا وہ تفسیر جس کو اللہ کے سو اکوئی نہیں جانتا، جس نے اس کے جانے کا دعویٰ کیا وہ جھوٹا ہے"<sup>19</sup>۔"

### سفیان ثوریؓ کے اساتذہ اور تلامذہ

آپ کے اساتذہ میں سے آپ کے والد سعید بن مسروقؓ، ابو الحسن سبیعؓ، منصور بن معتمرؓ، سلمہ بن کہیلؓ، حبیب بن ابی ثابتؓ، یوب سختیانیؓ، عاصم احوالؓ اور عمر بن دیناؓ وغیرہ مشہور ہیں اور شاگردوں میں شعبہؓ، امام مالک بن انسؓ، یحییٰ بن سعید القطانؓ، اوزاعیؓ، ابن مبارکؓ اور سفیان بن عیینہؓ مشہور ہیں۔<sup>20</sup>

### سفیان ثوریؓ کی تصنیفات

مورخین نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ سفیان ثوری نے مختلف موضوعات پر کئی کتابیں لکھی ہیں، اور آپ کا شمار متقد میں مصنفوں علماء میں کیا جاتا ہے۔ آپ نے اکثر عمر کوفہ میں گزاری اور کوفہ اس زمانے میں تمام علوم کا مرکز تھا اس لیے آپ نے اکثر کتابیں وہیں لکھی۔ آپ کے مشہور تصنیفات درج ذیل ہیں:

- (۱) الجامع الکبیر فی الفقہ والاختلاف
- (۲) کتاب الفراکض
- (۳) کتاب آداب سفیان الثوری
- (۴) کتاب التفسیر (تفسیر الشوری)
- (۵) کتاب التفسیر (تفسیر آپ کی وفات)

ابن سعدؓ نے آپؐ کی وفات کے بارے میں فرمایا:

"مولانا خین کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپؐ ۱۶۱ھ میں ۲۷ سال کی عمر میں بصرہ میں وفات پائے گئے۔"<sup>21</sup>

### تعارف کتاب تفسیر (تفسیر ثوریؓ)

تفسیر ثوری قرن ثانی کی مشہور و معروف تفاسیر میں سے ہیں اور تفسیر ماثور کی ایک بہترین مثال ہے۔ اس تفسیر کو امام ثوریؓ سے آپؐ کے شاگرد ابو حذیفہ موسی بن مسعود نہدیؓ نے روایت کی ہے جو صحیح بخاری، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ کے روایات میں سے ہیں اور اکثر محدثین نے ان کی توثیق کی ہے<sup>22</sup>۔

اس تفسیر میں آیات مبارکہ کی تفسیر صرف احادیث مبارکہ اور صحابہ و تابعین کے اقوال کے ساتھ کی گئی ہیں اور محدثین کی طرز پر آثار کو جمع کیا گیا ہے۔

آپؐ نے تمام آیات مبارکہ کی تفسیر نہیں فرمائی بلکہ صرف ان آیات مبارکہ کی تفسیر پر اکتفا کیا ہے جن سے متعلق کوئی اثر آپؐ تک پہنچی ہو کیونکہ آپؐ تفسیر بالرائے کے جواز کے قائل نہیں تھے۔ آپؐ نے اپنی تفسیر میں "سورہ دخان" اور "سورہ محمد" کی تفسیر ذکر نہیں فرمائی اس لیے کہ آپؐ کے پاس ان سورتوں سے متعلق کوئی اثر موجود نہیں تھا۔ یہ تفسیر صرف سورہ فاتحہ سے لیکر سورہ طور تک ہے۔

تفسیر ثوری کو تفاسیر ماثورہ میں ایک ممتاز علمی مقام حاصل ہے۔ یہ ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک امام کی تفسیر ہے اور تفسیر ابن عباسؓ کے بعد ہم تک پہنچنے والی سب سے پہلی تفسیر ہے۔

اس تفسیر کی اکثر روایات مفسرین مکہ سے مردی ہیں جن میں بعض روایات مرفوع ہیں۔ آپؐ نے صحابہ میں سے ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، ابی بن کعب، عبد اللہ بن عمر، انس بن مالک، ابو سعید خدری، زیبر بن العوام، سلمان فارسی، ابن عباس اور عقبہ بن عامر رضوان اللہ عنہم اجمعین سے روایات نقل فرمائی ہے۔ اس تفسیر کی اکثر روایات منقطع ہیں جو انہوں نے مجاهد، عکرہ، سعید بن جبیر، شعبی، عطاء بن ابی رباح، حسن بصری، سعید بن مسیب اور مسروق رحمہم اللہ وغیرہ سے روایت کی ہیں<sup>23</sup>۔

یہ تفسیر صرف ایک جلد پر مشتمل ہے جس پر امتیاز علی عرشی نے تصحیح و تحقیق کا کام کیا ہے، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان نے پہلی مرتبہ ۱۴۰۳ھ میں اسے شائع کیا۔

### 3. تعارف تفسیر الکبیر (تفسیر مقاتل بن سلیمان)

#### تفسیر مقاتل بن سلیمان کے مؤلف کا تعارف

آپ کا نام مقاتل بن سلیمان بن بشیر بخیٰ اور کنیت ابو الحسن ہے۔ آپ خراسان کے ایک شہر بخیٰ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے تاریخ پیدائش کے بارے میں یقینی طور پر معلوم نہیں ہیں لیکن اکثر موئر خین نے لکھا ہے کہ آپ سن ۷۰۰ء اور ۸۰۰ء بھری کے دہائی کے درمیان پیدا ہوئے<sup>24</sup>۔

آپ اپنے زمانے کے بڑے علماء میں سے تھے، تابعین اور تبع تابعین میں سے مجاہد بن جبر، عطاء بن ابی رباح، سعید مقربی، عمرو بن شعیب، ابن شہاب زہری، نافع، زید بن اسلم، عبد اللہ بن بریدہ اور محمد ابن سیرین وغیرہ سے روایت ملی ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں سے اسماعیل بن عیاش، سعید بن حلت، عبد الرحمن بن محمد حاربی، عبد الرزاق بن ہمام، عبد اللہ بن مبارک اور عیسیٰ بن یونس وغیرہ مشہور ہیں۔

آپ قرن ثانی کے مشہور مفسرین میں سے ہیں۔ امام شافعی نے آپ کے بارے میں

فرمایا:

من اراد التفسیر فهو عیال على مقاتل بن سلیمان "جو تفسیر کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اس میں مقاتل بن سلیمان کے عیال ہیں۔"

امام ذہبی آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

کبیرالمفسرین ابوالحسن مقاتل بن سلیمان "ابو الحسن مقاتل بن سلیمان بڑے مفسرین میں سے ہیں۔"

قرآن مجید کی سب سے پہلی مکمل تفسیر آپ ہی نے کی۔ آپ نے ۱۵۰ھ کو بصرہ میں

وفات پائی۔<sup>25</sup>

#### تفسیر مقاتل کا اتعارف

تفسیر مقاتل قرون وخلافہ کی معروف تفاسیر میں سے ایک ہیں، یہ قرآن مجید کے پہلی تفسیر ہے جس میں آیت مبارکہ کی تفسیر ما ثورہ کے ساتھ ساتھ عقلی (بالرأي) تفسیر بھی بیان کی گئی ہیں<sup>26</sup>۔

یہ تفسیر جامع اور آسان ہونے کی وجہ سے باقی تفاسیر سے ممتاز ہیں۔ مؤلف نے اپنے تفسیر میں ان تمام علوم و معارف کا لحاظ رکھا ہے جس کا جانا ایک مفسر کے لئے ضروری ہے۔

اس تفسیر کا اصل نام "التفصیر الکبیر" ہے جو کہ تفسیر مقاتل کے نام سے مشہور ہے۔ یہ تفسیر کل پانچ جدلوں پر مشتمل ہے جس پر عبد اللہ محمود شحات نے تحقیق کا کام کیا ہے، مؤسسة تاریخ عربی، بیروت، لبنان نے ۱۴۲۳ھ میں پہلی مرتبہ اس کو شائع کیا<sup>27</sup>۔

#### 4. تعارف تفسیر القرآن العظیم (تفسیر تتریٰ)

##### تفسیر تتریٰ کے مؤلف کا تعارف

اس تفسیر کے مؤلف کا نام سہل بن عبد اللہ بن یونس بن عیسیٰ بن عبد اللہ بن رفع تتریٰ اور لکنیت ابو محمد ہے۔ آپ ۲۰۰ھ کو تسری شہر میں پیدا ہوئے جس کی نسبت سے آپ کو تتریٰ کہا جاتا ہے، یہ شہر بصرہ کے قریب آباد ہے<sup>28</sup>۔

آپ انتہائی ذہین تھے، چھ سال کی عمر میں قرآن مجید یاد کیا۔ بچپن ہی سے آپ کا میلان تصوف کی طرف تھا۔ اکثر اوقات ذکر الہی میں مصروف رہتے تھے۔

آپ کے تلامذہ میں سے ابو جعفر مغازلی، ابن درستویہ، ابو الحسن بشری، ابو محمد ریری، احمد بن سالم، ابو الغفل بکر بن محمد بن علاء قشیری، عمر بن واصل عنبری اور مزین وغیرہ کے نام مشہور ہیں۔

آپ کی طرف کی کتابوں کی نسبت کی جاتی ہے جنہیں آپ کی وفات کے بعد آپ کے شاگردوں نے تالیف کیا۔ جن میں سے چند مشہور نام تفسیر القرآن العظیم (تفسیر تتریٰ)، جوابات اہل ایقین، رسالۃ فی الحروف، رسالۃ فی الحکم والتصوف، الغاییۃ لاہل النہایۃ اور کتاب المیثاق ہیں۔

آپ کی وفات ۲۸۳ھ کو بصرہ میں ہوئی<sup>29</sup>۔

##### تفسیر تتریٰ کا تعارف

یہ تفسیر تیسری صدی ہجری کی معروف تفاسیر میں سے ہیں۔ یہ ایک نہایت ہی مختصر تفسیر ہے کیونکہ اس میں تمام آیات قرآنیہ کی تفسیر بیان نہیں کی گئی ہے بلکہ صوفیاء کے طرز پر بعض آیات مبارکہ کی تفسیر مختصر طور پر ذکر کی گئی ہیں۔ تتریٰ کے شاگرد ابو بکر البُلدی نے آیات

قرآنیہ کے تفسیر سے متعلق اپنے استاد کے اقوال کو جمع کیا اور ان اقوال کو ایک کتابی شکل دی، لیکن اپنی استاد کے بعض اقوال، جنہیں ہم تفسیر قرطی میں دیکھتے ہیں، ان سے رہ گئے ہیں۔<sup>30</sup> یہ تفسیر ایک جلد پر مشتمل ہے جس پر طا عبد الرؤوف سعد اور حسن محمد علی نے تحقیق کا کام کیا ہے۔ دارالحرم الترات، مصر نے ۱۴۲۵ھ میں پہلی مرتبہ اس کو شائع کیا۔

## 5. تعارف تفسیر القرآن العزیز (تفسیر عبد الرزاق)

### تفسیر عبد الرزاقؓ کے مصنف کا تعارف

اس تفسیر کے مصنف کا نام عبد الرزاق بن ہمام بن نافع حمیری یمانی صنعتی اور کنیت ابو بکر ہیں۔ آپ ۱۴۶ کو یمن میں پیدا ہوئے<sup>31</sup>

ابتدائی علوم آپ نے اپنے استاد معمِرؓ سے حاصل کی، آپ فرماتے ہیں:

لزamt معمراً ثانی سنین "کہ میں آٹھ سال تک معمِرؓ کے پاس رہا۔"

آپ زہد و تقویٰ، سخاوت اور فراخ دلی میں مشہور تھے۔ علم کی حصول کے لئے کمہ، مدینہ اور شام کے سفر کئے۔<sup>32</sup>

آپ کے استاذہ میں معمِر بن راشدؓ، ابان بن ابی عیاشؓ، ابراہیم احوالؓ، ابو بکر بن عیاشؓ، بشر بن رافع حارثیؓ، داؤد بن قیسؓ صنعتی، عبد اللہ بن طاووسؓ، فضیل بن عیاضؓ اور منصور بن معمِرؓ اور تلامذہ میں سے احمد بن حنبلؓ، یحییٰ بن معینؓ، معتر بن سلیمانؓ، محمد بن رافعؓ اور وکیع بن جراحؓ مشہور ہیں<sup>33</sup>۔ آپ نے ۲۱۱ھ کو صنعتاء میں وفات پائی۔<sup>34</sup>

### تفسیر القرآن العزیز (تفسیر عبد الرزاقؓ) کا تعارف

تفسیر عبد الرزاق تیسرا صدی ہجری کے مشہور ماثور تفاسیر میں سے ہیں۔ یہ مشہور محدث امام عبد الرزاق بن ہمام صنعتی کی تصنیف ہے۔

آپ نے اپنی تفسیر میں آیات مبارکہ کی مختصر تفسیر احادیث مبارکہ اور اقوال صحابہ و تابعین کے ساتھ بیان فرمائی ہیں۔ اس تفسیر میں قرآن مجید کے بعض آیات مبارکہ کی تفسیر بیان کی گئی ہیں جس طرح کے اس زمانے کے مفسرین کا معمول تھا۔ سہل ہونے کی وجہ سے اس تفسیر کو ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

اس تفسیر کا نام "تفسیر القرآن العزیز" ہے اور "تفسیر عبدالرزاق" کے نام سے مشہور ہے یہ تفسیر تین جلدوں پر مشتمل ہے جس پر ڈاکٹر محمود محمد عبده نے جمع و تحقیق کا کام کیا ہے۔ دارالكتب العلمية بیروت، لبنان نے ۱۴۱۹ھ میں پہلی مرتبہ اس کو شائع کیا۔

## 6. تعارف تفسیر شافعی

تفسیر شافعی کے مؤلف کا تعارف

نسب و ولادت

آپ کا نام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم شافعی قرشی ہائی ہے۔ آپ ۱۵۰ھ کو غزہ میں پیدا ہوئے۔

## حالات زندگی

سات سال کے عمر میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا۔ دس سال کی عمر میں آپ کمک مکرمہ چلے گئے اور وہاں حدیث و فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ جب میں سال کی عمر کو پہنچ تو مدینہ منورہ کا رخ کیا اور وہیں امام مالک بن انسؓ کی صحبت اختیار کی اور آپ سے مؤطا مالک پڑھی۔ آپ دوسرا صدی ہجری کے عظیم امام اور مجتہد تھے۔ آپ کی فناہت و ممتازت کی گواہی بڑے بڑے علماء نے دی ہے۔ امام احمد بن حنبلؓ نے آپ کے بارے میں فرمایا "میں نے اس قریشی نوجوان سے زیادہ کسی کو قرآن کا سمجھ رکھنے والا نہیں دیکھا"۔<sup>35</sup> آپ ہی ہے جس کو اپنے شیخ مسلم بن خالد زنجی نے پندرہ سال کی عمر میں فتویٰ دینے کی اجازت دی۔

امام مالکؓ آپ کے حسن قراءت کے دلدادہ تھے۔ جب آپ مؤطا ان کو پڑھ کر سناتے اور آپ رک جاتے تو امام مالکؓ فرماتے:

"اے نوجوان! پڑھتے جا۔"<sup>36</sup>

آپ علمی و جاہت اور فقہی متانت کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں قدم رائج رکھتے تھے۔ آپ نے تقریباً ۱۱۳ کتابیں لکھی جن میں الحجۃ، الوصایا، کتاب الام، اختلاف اہل العراق، وصیۃ الشافعی، جامع المزنی الکبیر، الامالی اور مختصر الریبع والیو طی مشہور ہیں۔ کتاب الام آپ کی ایک شاہکار تصنیف ہے جس میں تمام فقہی مسائل پر بحث کیا گیا ہے۔

## امام شافعیؓ کے اساتذہ

آپ نے مکہ، مدینہ، مصر اور عراق کے نامور علماء سے علمی فیض حاصل کیا۔ آپ کے میں شیوخ میں سے مسلم بن خالد زنجیؓ، سفیان بن عیینہؓ اور ابن جریجؓ، مدینہ کے شیوخ میں سے امام مالک بن انسؓ اور عراقی شیوخ میں سے امام محمد بن حسن شیبaniؓ مشہور ہیں۔

## امام شافعیؓ کے تلامذہ

آپ کے تلامذہ میں سے ربیع بن سلیمان مرادیؓ، اسماعیل بن تیجی مرنیؓ، یوسف بن تیجی بولیطیؓ، یونس بن عبد الاعلیؓ، امام احمد بن حنبلؓ، ابو ثور کلبیؓ، اسحاق بن ابراہیم بن راہویہؓ، محمد بن جریر طبریؓ، ابو بکر حمیدیؓ اور موسیٰ بن ابو الجارودؓ مشہور ہیں۔

## وفات

آپ کی وفات سن ۲۰۳ھ کو مصر میں ہوئی<sup>37</sup>۔

## تعارف تفسیر شافعیؓ

یہ تفسیر مشہور امام، فقیہہ امام شافعیؓ کی طرف منسوب ہے، جس میں آیات قرآنیے سے متعلق امام شافعیؓ کے اقوال، آپ کے مختلف کتابوں سے لیکر جمع کی گئی ہیں۔

اس سے پہلے امام نیقیؓ نے "احکام القرآن" کے نام سے ایک تفسیر لکھی جو امام شافعیؓ کی طرف منسوب تھی لیکن وہ تفسیر ابواب فقیہہ کی ترتیب پر لکھی گئی اور اس میں وہ تمام آیات ذکر نہیں کی گئی جن کی تفسیر امام شافعیؓ نے بیان فرمائی ہیں<sup>38</sup>۔

تفسیر شافعیؓ کو تفاسیر ما ثورہ میں ایک بنیادی مقام حاصل ہے۔ یہ تفسیر زیادہ تر "آیات الاحکام" کی تفسیر پر مشتمل ہے لیکن اس میں بعض ان آیات مبارکہ کی بھی تفسیر کی گئی ہیں جن کا تعلق بنیادی عقائد سے ہیں اور جن آیات کا تعلق احکامات کے ساتھ نہیں، اس کی تفسیر میں اختصار سے کام لیا گیا ہے اور فقیہی تفریعات کی وجہ سے آیات الاحکام کی تفسیر میں خوب وضاحت سے کام لیا ہے۔ عقائد کے ساتھ متعلق آیات کی تفسیر میں سلف کے مذهب پر اعتماد کیا ہے۔

آپ آیات الاحکام میں سے ایک آیت کو ذکر کر کے اس سے مختلف بندیا دی عقائد، فقہی احکامات اور فروعی مسائل اخذ کرتے تھے<sup>39</sup>۔ یہاں نمونے کے لئے ایک آیت کی تفسیر کو تفسیر شافعی کی روشنی میں ذکر کیا جاتا ہے۔

امام شافعیؒ نے آیات مبارکہ "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ" <sup>40</sup> کی تفسیر میں "باب تقديم الوضوء ومتابعته" کا باب باندھا ہے اور اس آیت مبارکہ سے وضو کے دوران غسل اعضاء کی تقدیم و تاخیر کا استبطاط کیا ہے۔ فرمایا کہ آپ ﷺ نے صفا و مروہ کے سعی کے دوران صفا سے ابتداء کیا اور فرمایا "نبدء عباده اللہ" ہم بھی وہاں سے ابتداء کرتے ہیں جہاں (کی ذکر) سے اللہ نے ابتداء فرمائی۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں اگر کسی نے مرودہ کی سعی سے ابتداء کی تو اس کی سعی باطل ہو گی یہاں تک کہ دوبارہ صفا سے شروع کرے۔ اسی طرح اگر صفا و مروہ کی سعی بیت اللہ کی طواف سے پہلے کی تو پھر بھی سعی کا اعادہ کرے گا۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں اسی آیت مبارکہ: "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ" <sup>41</sup> پر قیاس کرتے ہوئے آیت مبارکہ "اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا جو هم و ايديكم" کی ترتیب کے مطابق وضو میں بھی ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس لئے اگر کسی نے ایک عضو کو دوسرے پر مقدم کیا تو وضو کا اعادہ ترتیب کے ساتھ لازم ہے اور اگر ترتیب کا لحاظ نہ رکھا اور اسی وضو کے ساتھ نماز پڑھ لی تو نماز کا اعادہ کرے گا۔

اس تفسیر کے مطلع سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے آیات قرآنیہ کی قرآن، احادیث مبارکہ، آثار صحابہ، اقوال تابعین و ائمہ، اجماع اور قیاس کے ساتھ تفسیر فرمائی ہے۔<sup>42</sup> اس تفسیر میں فصاحت اور سہل عبارت اس قدر ہے کہ ہر پڑھنے والا اس کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

یہ تفسیر تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ جس کو ڈاکٹر احمد بن مصطفیٰ فراں نے جمع کیا اور اس پر تحقیق کا کام کیا۔ دارالتدیمیریہ، ریاض، سعودی عرب نے ۱۴۲۷ھ میں پہلی مرتبہ اس کو شائع کیا۔

حواشی و حوالہ حات

- 1 مسلم بن الحجاج، صحح مسلم، فضل الصحابة ثم الذين يلهمونهم ح ٣ : ١٩٢٣، دار احياء التراث العربي بيروت، لبنان

(س-ن)

2 مجاهد بن جرجر، تفسير القرآن الكريم: ٧٧، دار الفكر الإسلامي، مصر، ١٤١٠ـ

3 بخاري، أبو عبد الله محمد بن إسحاق بن أبي عيسى، كتاب الرقاق: ٢٩٥٢، تدميكي لكتبة خانة كراچي، ١٤٨١ـ

٤ أبو سحاق إبراهيم بن علي شيرازى، طبقات الفقهاء: ٢٩، دار الرائد العربي بيروت، لبنان، ١٩٧٠ـ

٥ إمام ذهبى، ميزان الاعتراض: ٣٣٩، دار المعرفة بيروت لبنان، ١٣٨٢ـ

٦ تفسير القرآن الكريم: ٨٣

٧ جلال الدين السيوطي، الأتقان في علوم القرآن: ٨٧، منشورات بيروت لبنان، ١٣٢٩ـ

٨ نفس مصدر

٩ الأتقان في علوم القرآن: ٨٧ـ

١٠ تفسير القرآن الكريم: ١٧٦

١١ نفس مصدر: ٨٥ـ

١٢ تفسير القرآن الكريم: ٨٢ـ

١٣ نفس مصدر: ٨٧ـ

١٤ محمد بن سعد البصري، طبقات الكنبري: ١٠٥، دار الفكر لطباعة ونشر، بيروت لبنان، ١٣٩٨ـ

١٥ سفيان ثوري، (مقدمه) تفسير ثوري: ٣٩، طبع أولى، دار الكتب العلمية بيروت لبنان، ١٤٠٣ـ

١٦ ابن حجر عسقلاني، تقريب التهذيب: ١١٣، طبع أولى، دار الرشيد، شام، ١٤١٢ـ

١٧ نفس مصدر

١٨ صحح البخاري، كتاب التفسير: ٢٩٥٢ـ

١٩ تفسير ثوري: ١٣ـ

٢٠ نفس مصدر: ١٠ـ

٢١ طبقات الكنبري: ٢٥٨ـ

٢٢ نفس مصدر: ٣٦ـ

٢٣ تفسير ثوري: ١٦ـ

٢٤ طبقات الكنبري: ٣٢٩ـ

٢٥ نفس مصدر: ٢٥٠ـ

- 26 مقاتل بن سليمان بن بشير بلقی، تفسیر مقاتل بن سليمان، مقدمہ: ۳، مؤسسه تاریخ عربی بیروت، لبنان، ۱۴۲۳ھ
- 27 نفس مصدر 27
- 28 سهل بن عبد اللہ تتری، تفسیر القرآن العظیم (تفسیر تتری)، مقدمہ، دار الحرم التراث، مصر، ۲۰۰۳ء
- 29 نفس مصدر 29
- 30 تفسیر القرآن العظیم (تفسیر تتری)، مقدمہ
- 31 علی ابن حسن ابن عساکر تاریخ ابن عساکر: ۸۰، دار احیاء التراث العربي، بیروت، ۲۰۰۹ء
- 32 حافظ ابن رجب ابن الی یعلی حنبلی، طبقات الحنبلی: ۲۰۹، معهد دراسات العربیہ، دمشق، ۱۳۷۰ھ
- 33 احمد بن علی بن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب: ۱۲۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۵ھ
- 34 طبقات الکبریٰ: ۵: ۳۵۹
- 35 امام شافعی، تفسیر شافعی: ۳: ۳۰۹، دارالتدبیریہ، ریاض، سعودی عرب، ۱۴۲۸ھ
- 36 ابو اسحاق ابراہیم بن علی شیرازی، طبقات الفقہاء: ۸۵، دارالرائد العربي بیروت، لبنان، ۱۹۷۰ء
- 37 نفس مصدر: ۸۶
- 38 امام شافعی، تفسیر شافعی: ۱: ۲۷، طبع اول، دارالتدبیریہ، ریاض، سعودی عرب، ۱۴۲۸ھ
- 39 نفس مصدر: ۳۰۹
- 40 سورہ بقرہ: ۲: ۱۵۸
- 41 سورہ بقرہ: ۲۵: ۱۵۸
- 42 تفسیر شافعی: ۳: ۳۰۹